30 احادیثِ مبارکہ اور ان کی مختصر وضاحت پر مشتمل تالیف

احادیثِ مبارکہ کے انوار



پیشکش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ اصلاحی کتب

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ کراچی، پاکستان۔
فون: 4921389-95/4126999 فیکس:4125858
Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

تھے۔

(۲۱) یعنی اس لیے آئے تھے کہ تمھارے سامنے مجھ سے سوالات کریں تم جوابات سن کر دین سیکھ لو اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واجب ہے نہ کہ جبرائیل کی کہ یہاں جبرائیل نے حاضرین سے خود نہ کہہ دیا کہ لوگو! میں جبرائیل ہوں مجھ سے فلاں فلاں بات سیکھ لو بلکہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے کہلوایا تاکہ لوگوں کیلئے قابل قبول ہو، جبرائیل کے معنی ہیں ''عبداللہ'' جبر بمعنی عبد، ایل بمعنی اللہ بزبان عبرانی۔

(۲۲) یعنی پانچ چیزیں رب عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کب ہوگی، بارش کب آئے گی، ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور میں کل کیا کروں گا اور میں کہاں مروں گا اس میں سورت لقمان کی آخری آیت کی طرف اشارہ ہے اس آیت وحدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ عزوجل نے کسی کو یہ علم دیئے بھی نہیں کاتبِ تقدیر فرشتہ اور ملک الموت کو یہ علوم بخشے گئے ہمارے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے بدر کی جنگ سے پہلے زمین پر خطوط کھینچ کر فرمایا کہ کل یہاں فلاں فلاں کافر مارا جاوے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ علوم خمسہ قیاس، تخمینہ، حساب سے معلوم نہیں ہو سکتے صرف وحیِ اِلٰہی سے ان کا پتہ لگ سکتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۱ص۲۴تا۲۷)

مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ المصابیح

مصنف

جلد (اول)

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

نعیمی کتب خانہ گجرات

۱۹ یعنی دنیا میں ایسا انقلاب آوے گا کہ ذلیل لوگ عزت والے بن جائیں گے اور عزیر لوگ ذلیل ہوجائیں گے جیسا آج دیکھا جارہا ہے۔سکندر ذوالقرنین نے حکم دیا تھا کہ کوئی پیشہ ور اپنا موروثی پیشہ نہیں چھوڑسکتا تاکہ عالم کا نظام نہ بگڑ جائے۔(اشعۃ اللمعات)معلوم ہوا کہ کمینوں کا اپنا پیشہ چھوڑکر اونچا بن جاناعلامت قیامت ہے۔اور اس سے نظام عالم کی تباہی ہے۔

۲۰ یہ صحابہ کا ادب ہے کہ علم اللہ اور رسول کے سپرد کرتے ہیں۔اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے:ایک یہ کہ حضور کا ذکراللہ کے ساتھ ملاکر کرناشرک نہیں بلکہ سنتِ صحابہ ہے،یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ اوررسول جانیں،اللہ اور رسول فضل کریں،اللہ اور رسول رحم فرمادیں،اللہ اور رسول بھلاکرے۔دوسرے یہ کہ حضور کو خبر تھی کہ یہ سائل جبریل تھے ورنہ آپ فرمادیتے کہ مجھے بھی خبر نہیں یہ کون تھے۔

۲۱ یعنی اس لیے آئے تھے کہ تمہارے سامنے مجھ سے سوالات کریں تم جوابات سن کر دین سیکھ لو۔اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر حضور کی اطاعت واجب ہے نہ کہ جبریل کی کہ یہاں جبریل نے حاضرین سے خود نہ کہہ دیا کہ لوگو! میں جبریل ہوں مجھ سے فلاں فلاں بات سیکھ لو بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا تاکہ لوگوں کے لیے قابل قبول ہو۔جبریل کے معنی ہیں "عبداللہ" جبر بمعنی عبد،ایل اللہ بزبان عبرانی۔

3 -[2] (مُتَّفق عَلَيْهِ) وَرَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ: " وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ. ثُمَّ قَرَأَ: (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ) الْآيَة.	اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تھوڑے اختلاف سے روایت کی ان کی روایت میں ہے کہ جب تم ننگے پاؤں،ننگے بدن والے،بہروں،گونگوں کو زمین کا بادشاہ دیکھو قیامت ان پانچ میں سے ہے جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتاپھر یہ آیت تلاوت کی کہ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے وہ ہی مینہ برساتا ہے ۱(مسلم و بخاری)

۱ یعنی پانچ چیزیں رب تعالٰی کے سوا کوئی نہیں جانتاقیامت کب ہوگی،بارش کب آوے گی،ماں کے پیٹ میں کیا ہے،اور میں کل کیا کروں گا،اور میں کہاں مروں گا۔اس میں سورۂ لقمان کی آخری آیت کی طرف اشارہ ہے۔اس آیت وحدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ نے کسی کو یہ علم دیئے بھی نہیں،کاتب تقدیر فرشتہ اور ملک الموت کو یہ علوم بخشے گئے،ہمارے حضور نے بدر کی جنگ سے پہلے زمین پر خطوط کھینچ کر بتایاکہ کل یہاں فلاں فلاں کافر مارا جاوے گا،بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ علوم خمسہ قیاس تخمینہ حساب سے معلوم نہیں ہوسکتے صرف وحی الٰہی سے ان کا پتہ لگ سکتا ہے۔

-[3] (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ "	روایت ہے حضرت ابن عمر سے ۱فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا ۲اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)اس کے بندے اور رسول ہیں ۳اور نماز قائم کرنا ۴زکوۃ دینا اور حج کرنا ۵ اور رمضان کے روزے۔(بخاری و مسلم)

مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ وشرح

مشکوۃ المصابیح

مصنف

جلد (ہشتم)

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

نعیمی کتب خانہ گجرات

باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شریف اور حلیہ شریف کا بیان [1]

الفصل الاول

پہلی فصل

[1] حق یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے نام بھی ایک ہزار ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی ایک ہزار۔اللہ تعالٰی کے دو نام ذاتی ہیں: عربی میں اللہ،عبرانی میں ایل۔حضور انور کے بھی دو نام ذاتی ہیں: محمد،احمد باقی نام صفاتی،چونکہ اللہ رسول کی صفات بہت ہیں،نیز ان کے آستانوں پر مختلف حاجت مند اپنی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے رہیں گے اس لیے ان دونوں ذاتوں کے نام بہت ہوئے کہ جیسا حاجت مند آوے اسی نام سے پکارے۔حضور انور سے پہلے کسی کا نام محمد نہ ہوا،ہاں یہ ثابت ہے کہ نجومیوں نے پیش گوئی کی تھی کہ نبی آخر الزمان پیدا ہونے والے ہیں جن کا نام محمد ہوگا تو عرب میں چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے مگر چونکہ یہ سن کر انہوں نے یہ نام رکھے اس لیے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نام محمد ہوا،چونکہ ساری مخلوق بلکہ خود خالق ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کی تعریف فرماتے رہیں گے اس لیے نام پاک محمد ہوا۔اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب کو اپنے تئیں نام عطا فرمائے۔امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رسالہ مستقل لکھا ہے۔عبدالمطلب نے بھی ایک خواب دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ (مرقات،اشعۃ اللمعات) خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں کوئی نام جامد نہیں سب نام شریف مشتقات ہیں۔(مرقات)

5776 -[1] (مُتَّفق عَلَيْهِ) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ ". وَالْعَاقِب: الَّذِي لَيْسَ بعده شَيْءٌ.	روایت ہے حضرت جبیر ابن مطعم سے فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے بہت نام ہیں میں محمد ہوں [1] میں احمد ہوں [2] محو کرنے والا ہوں کہ اللہ میرے ذریعہ کفر کو محو فرمائے گا [3] اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے [4] اور میں عاقب ہوں،عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو [5] (مسلم،بخاری)

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین نام حمد سے مشتق ہیں: محمد،احمد،محمود۔محمد کے معنی ہیں ہر طرح ہر وقت ہر جگہ ہر ایک کا حمد کیا ہوا،یا ان کی ہر ادا کی ہر وصف کی ذات کی حمد کی ہوئی۔مخلوق بھی ان کی حمد کرے،خالق بھی ان کی حمد فرمائے۔جتنی نعتیں جتنی سوانح عمریاں ہر زبان میں ہر وقت حضور کی ہورہی ہیں اتنی کسی کی نہیں ہوئیں،کیوں نہ ہو کہ قیامت کا دن اس نعت خوانی ہی میں تو صرف ہونا ہے حساب کتاب تو چار گھنٹہ میں ختم ہوجاوے گا اور دن ہے پچاس ہزار سال کا وہ نعت خوانی میں خرچ ہوگا۔شعر

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزم محشر کا   کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

[2] احمد اسم تفضیل ہے حمد کا یا تو حمد معروف کا تو معنی ہوں گے بہت ہی حمد فرمانے والے اپنے رب کی،یا حمد مجہول کا تو معنی ہوں گے بہت ہی حمد کیے ہوئے پہلے معنی قوی ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم جامع ہیں حامدیت اور محمودیت میں جیسے آپ مرید